دونوں میں ملعون ہیں اور قیامت میں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اب آپ باعصمت و پاکیزہ عورتوں کی عزت و ناموس کا تحفظ ملاحظہ کریں کہ نہ صرف ان پر تہمت، جھوٹا الزام لگانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی گئی بلکہ تہمت لگانے والوں سے چار گواہ طلب کئے گئے (جن کی شرائط، جانچ پڑتال بہت سخت ہیں کہ جھوٹ کا احتمال نہ ہو) اور پیش نہ کرنے پر ان کو تین سزائیں سنائی گئیں۔

① فاسق

② مردودۃ الشہادہ

③ ان کو اسی ۸۰ کوڑے مارے جائیں۔

سورۂ نور کی آیت نمبر ۴ دیکھئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ (۴)

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہ لاسکیں تو ان کو اسی ۸۰ کوڑے لگاؤ اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو، ایسے لوگ فاسق ہیں۔

اسلام نے باعصمت عورتوں کا عظیم تحفظ کرتے ہوئے ان کی عصمت و پاکیزگی کو داغدار کرنے والوں کو فاسق قرار دے کر مسلم معاشرے میں ان کو ایک انتہائی گھٹیا مقام پر لا کھڑا کیا اور ان کے فسق و فجور کا علانیہ اظہار کیا۔

اسی طرح اس کی گواہی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا گویا معاشرے کے ایک فرد کے لئے بھی بہت بڑی ذلت و رسوائی ہے کہ اس کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے اور اس کی کسی بات کا اعتبار نہ کیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی اس کو اسی ۸۰ کوڑے مارنے کی سخت جسمانی سزا بھی دیئے جانے کا حکم دیا تا کہ اس کو خود بھی عبرت ہو اور دوسروں کے لئے بھی نشانِ عبرت ہو۔

سرکار دو عالم ﷺ کی نگاہِ مبارک میں باعصمت عورتوں کی جو قدر و منزلت ہے اس کے ثبوت کے لئے آپ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی ایک عظیم سند کی حیثیت رکھتا ہے جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں امام نسائی نے کتاب عشرتَ النساء، باب جب النسا آئے تحت ذکر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں مجھے عورتیں اور خوشبو عزیز ہیں اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔(۵)

قرآن کریم نے باعصمت بیویوں کے بارے میں اہل ایمان کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (۶)

اوران کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو۔

یعنی ان کا ہر طرح سے خیال رکھو۔

انسان کے اخلاق وکردار کا اصول وضابطہ:

اگر ہم بنظر غائر سرکار دو عالم ﷺ کے ارشاداتِ گرامی ملاحظہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے انسان کے اخلاق وکردار کا اصول وضابط اپنی باعصمت بیوی کے ساتھ سلوک قرار دیا ہے کہ ایک اچھے اخلاق وکردار کا مالک شخص ہوسکتا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔(۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔(۸)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کا یہ فرمانِ مبارک نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عورتوں کے بارے میں خیر خواہی کی وصیت قبول کرو۔(۹)

لیکن آج سوئے قسمت اخلاق و کردار اور اخلاقی قدریں جن کی اسلام نے تعمیر کی آج وہ منہدم ہوتی جارہی ہیں بقول آغا شورش کاشمیری:

> قدریں مر رہی ہیں، عقیدے ڈوب چکے ہیں، اخلاق تباہ ہوگیا ہے۔ عزتیں بدگوؤں کے نرغے میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی مسند پر شرعی اپسرائیں بیٹھ گئی ہیں۔قوم نے اعلیٰ درجے کے لوگ پیدا کرنے چھوڑ دیئے ہیں، اُن کی جگہ کوتاہ قامت لوگ تولد ہورہے ہیں اگر لیل و نہار اسی طرح رہے اور ہم نے قوم کے اخلاق و سیرت سے اغماض کیا تو آئندہ اس قوم میں بڑے لوگ پیدا ہونے بند ہو جائیں گے! بڑے لوگ ہمیشہ فکر پیدا کرتا اور علم قدر آور بناتا ہے، سیاست نہیں، جس کی کلغی لگا کر ہر بن پنچھلا رائے عامہ اشہب پر سوار ہے! ایک زمانے میں رسل نے کہا تھا کہ دنیا جس نہج پر جارہی ہے، وہ تباہی کا غار ہے، جو نسلیں اس طرح تیار ہوں گی، اُن کا پھل ایلوا کی طرح کڑوا ہوگا! رسل نے معاشرے کے اس مزاج کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ آئندہ نسلِ انسانی کے نصف باپ پادری ہوں گے، نصف صنعت کار۔(۱۰)

باعصمت عورت کی عزت وناموس قبل از اسلام:

قبل از اسلام عورت کی عصمت و ناموس کے حوالے سے انتہائی تکلیف دہ اور اس صنف نازک کے لئے انتہائی ذلت آمیز صورتِ حال تھی زندہ دفن کرنے، ستی ہونے اور ہوس کا نشانہ بنانے کو باعث فخر سمجھا جاتا اس صورتِ حال کا نقشہ کھینچتے ہوئے آغا شورش کاشمیری رقم طراز ہیں:

> اسلام سے پہلے تمام کرۂ ارضی پر عورت کو انسان کی ماں ہونے کے باوجود خیر نہیں شر کا سرچشمہ سمجھا جاتا تھا۔ یونانی کہتے تھے کہ آگ کے جلے اور سانپ کے ڈسے کا علاج ممکن ہے۔لیکن نہیں تو عورت کے شر کا مداوا ممکن نہیں۔ افلاطون کا قول تھا کہ ذلیل و ظالم مرد عورتوں کے روپ میں بدل

جائیں گے۔ رومۃ الکبریٰ میں نوے لاکھ عورتوں کو محض اس لئے زندہ جلایا گیا کہ وہ شیطان کا آلہ کار ہیں۔ ایران میں بیوی اور بہن کے درمیان امتیاز نہ تھا۔ ہندوستان میں عورت کو قمار بازی کی شرط پر لگا دیا جاتا تھا۔ ایک ہی عورت کئی بھائیوں کی دھرم پتنی ہوسکتی تھی۔ خود عرب اپنی بیٹیوں کو زمین میں زندہ گاڑ دیتے تھے لیکن حضور سرور کائنات ﷺ کی بعثت کے بعد جب اسلام نے اپنا سفر شروع کیا تو عورت مرد کی باقاعدہ شریک سفر ہوگئی۔ حتیٰ کہ اس کو نصف کائنات کا درجہ حاصل ہوگیا۔ اللہ کی حکمتوں اور پیغمبر ﷺ کی فراستوں کے سامنے عقل سپر انداز ہوگئی۔(۱۱)

عورت چونکہ تمدن انسانی کا مرکز و محور اور باغ انسانی کی زینت ہے اس لئے اسلام نے اسے باوقار طریقے سے وہ تمام معاشرتی حقوق عطا کئے جن کی وہ مستحق تھی۔ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا، دیگر اقوام و تہذیبوں کے برعکس اسے اپنا ذاتی مال اپنی ملکیت میں رکھنے کا حق دیا شوہر سے ناچاقی کی صورت میں خلع کا حق دیا۔ نکاح ثانی کرنے کی اجازت دی، وراثت میں اس کو اس کا حصہ دلایا اسے معاشرے کی قابل احترام ہستی قرار دیا اور اس کے تمام جائز قانونی، معاشی و معاشرتی حقوق کی نشاندہی کی۔(۱۲)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

> ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کوئی شے نہیں سمجھتے تھے (یعنی معاشرہ میں اس کی کوئی حیثیت اور اہمیت نہیں تھی) مگر جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے عورتوں کا خصوصی تذکرہ کیا تو پھر احساس ہوا کہ ہم پر عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا کہ ہمارا ان پر حق ہے۔(۱۳)

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (۱۴)

اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے موافق۔

حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری کے بعد دنیا میں انسانوں کے سامنے یہ بات کھولی گئی

کہ ان مراۃ الصالحہ کہا جو نیک عورت ہے وہ مومن مرد کا آدھا ایمان ہے اور عورت کی کئی حیثیتیں واضح کی گئیں۔فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام کی جو ماں ہوسکتی ہیں، انبیاء علیہم السلام جن کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں وہ ناپاک کیسے ہوسکتی ہے اور وہ غیر اہم کیونکر ہوسکتی ہے چنانچہ قرآن مجید ہی کو اگر دیکھا جائے تو سورۂ آل عمران، سورۂ نساء، سورۂ مریم، سورۂ تحریم، سورۂ مجادلہ، سورۂ نور، سورۂ احزاب، اتنی سورتیں تو آپ کے اس خادم کو دیا ہیں کہ ان میں خواتین کے مسائل کے اوپر کھل کر اظہار فرمایا گیا، جناب محمد الرسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہوں نے عورت کی اہمیت کو اپنی دعوت کے ساتھ قائم کردیا، ملکی زندگی میں بھی اور مدنی زندگی کے اندر تو اس کے حقوق کو قانون کے شکنجے کے اندر ایسا جکڑ دیا کہ رہتی دنیا تک کوئی شخص اس کے حق کے اوپر ڈاکہ نہیں ڈال سکتا۔(۱۵)

عورت باعصمت دنیا کی حسین وجمیل چیز ہے:

باعصمت عورت اس کائنات کی سب سے قیمتی اور حسین وجمیل چیز ہے۔یہ وہ حقیقت ہے جس کا اظہار محسن کائنات ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

الدنیا کلھا متاع وخیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ(۱۶)

• صنف نازک کی برتری کے لئے اس سے بڑی شہادت دنیا میں اب تک نہیں دی گئی، عورت کائنات کی سب سے محبوب چیز ہے انسان کی فطرت سلیمہ میں عورت کی صحبت سمودی گئی ہے اس دنیا کا سارا حسن وجمال عورت کے مقابلے میں ہیچ ہے خالق کائنات کا ارشاد ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ (۱۷)

لوگوں کے لئے عورتوں کی محبت خواہش سنوار دی گئی ہے۔

آنحضرت نے عورت ذات سے اپنی محبت کا اظہار ان لفظوں میں فرمایا:

حبب الی النساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ(۱۸)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور میری فطرت میں عورت کی محبت ڈال دی گئی ہے۔

پھر وہ پیغمبر اسلام محمد ﷺ ہی کی ذات ہے جس نے ذلت وعار کے مقام سے اٹھا کر عورت کو عزت وعظمت کے اعلیٰ مقام تک پہنچا دیا اور شوہروں کو بتایا کہ نیک بیوی تمہارے لئے دنیا

میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

آپ ﷺ کا اُسوۃ حسنہ:

آپ ﷺ نے عورتوں کی عزت کرنے والے کو شریف اور ان کی بے عزتی کرنے والے کو کمینہ ورذیل قرار دیا۔

ما اکرم النساء الا الکریم وما اھانھن الا اللئیم (۱۹)

عورتوں کی عزت وہی شخص کرتا ہے جو شریف ہو، اور ان کی بے عزتی وہی کرے گا جو کمینہ ہو۔

رہبر انسانیت، رسول خاتم، نبی آخر الزمان ﷺ کا اسوۂ حسنہ باعصمت خواتین کے تحفظ سے متعلق بالکل واضح ہے، آپ ﷺ نے تو ہر مؤمن کی عزت وآبرو دوسرے مؤمن کے لئے حرام کر دی کہ کوئی کسی صورت میں کسی کی عصمت وعفت و پاکیزگی و وقار کو داغدار نہیں کرسکتا، آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

> مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون بھی، اس کا مال بھی اور اس کی عصمت وآبرو بھی۔ (۲۰)

خواتین کے تحفظ سے متعلق ممتاز اسکالر ڈاکٹر خالد علوی رقم طراز ہیں:

> آنحضور ﷺ کی شفقت ان تمام عناصر کے لئے تھی جو حفاظت واعانت کے محتاج تھے۔ ان میں سرفہرست خواتین تھیں۔ عورت اپنی طبعی نزاکت، جسمانی ساخت اور حیاتیاتی وظیفہ کے باعث ہمیشہ ظلم اور زیادتی کا شکار رہی ہے۔ جاہلی معاشروں میں نہ صرف اس کے حقوق پامال کئے گئے بلکہ اسے ظالمانہ ہوس کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ عرب معاشرہ کوئی استثناء نہ تھا۔ ان کے ہاں بیوی، باندی اور بیٹی کی حیثیت سے عورت کا جو مرتبہ تھا وہ کوئی مخفی امر نہیں ہے۔ عربوں کے ہاں غیرت کا تصور عورت کی حفاظت کے حوالے سے تھا تو لوٹ مار اور جنگ وجدال کی صورت میں عورت ہی نشانہ بنتی تھی۔ خود ساختہ ضابطوں کے باعث عورت پابندیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔ حضور

اکرم ﷺ نے اپنے طرزِ عمل اور اپنی تعلیمات سے نہ صرف اس کی حفاظت کی بلکہ اس کا مرتبہ بھی بلند کیا۔(۲۱)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہوگئیں وہ اور میں قیامت کے روز اس طرح آئیں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔(۲۲)

عورت کو قدرت نے نازک طبعی سے نوازا ہے اس لئے اس کے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ ایک فطری امر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہمیشہ خیال رکھا۔ اس نازک طبعی کو آپ ﷺ نے آبگینے سے تشبیہ دی۔ ایک سفر کے دوران جب انجشہ نے حدیٰ خوانی کی اور اونٹ تیز چلنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

رویدك یا انجشة لا تكسر القواریر (۲۳)

انجشہ دیکھنا آبگینے ٹوٹنے نہ پائیں۔

لیکن جدید دور کے افلاطون جب بیویوں کو لیڈی بنا کر شب خانوں کی رونقیں بڑھاتے ہیں تو پھر ان کا یہ شکوہ فضول ہے کہ فلاں مسز کو فلاں پتنگ کاٹ کر لے گیا اور فلاں دختر فرخندہ اختر نے اپنی مرضی سے سوئمبر کی رسم رچالی یا فلاں بی بی گھر سے صحیح سلامت نکلی تھی، لیکن لوٹ کر نہیں آئیں۔ ہمارے روگ تب ہی ٹل سکتے ہیں ہم محض نقالی نہ کریں۔ بلکہ اپنے معاشرہ میں توازن پیدا کریں اور عورت کو وہی درجہ دے دیں جس کی وہ مستحق ہے۔ اسے تصویر بنا کر ساتھ لئے پھرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا، بلکہ اس میں نقصان ہی نقصان ہے۔(۲۴)

. آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ باعصمت خواتین کی عصمت وناموس کے تحفظ کے حوالے سے بالکل واضح ہے آپ ﷺ نے تو ان پر تہمت لگانے کی وجہ سے سو سال کی عبادت ضائع ہونے کی وعد سنائی، جبکہ آپ ﷺ کی عام تعلیمات آپس میں پیار ومحبت، درگزر اور رحم وکرم کرنے کی تعلیم دیتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِرحَمُوا مَنْ فِی الأَرض یرحکم مَنْ فِی السَّمَاء (۲۵)

تم لوگ زمین کے رہنے والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

مَنْ لم یرحم النَّاس لم یرحم الله (۲۶)

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اُس پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا۔

کوئی مسلمان اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک سب کی بھلائی نہ چاہے۔

لایومن احدکم حتی یحب للناس مایحب لنفسہٖ

وحتی یحب المرء ولایحبہ الاللہ (۲۷)

تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک دوسروں کے لئے وہی پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب آدمی کسی کو دوست رکھے تو اللہ کے لئے دوست رکھے۔

ایک دوسری حدیث کا ٹکڑا جس میں مسلمان ہونے کے لئے کئی شرطیں بتائیں گئی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے:

واحبّ للناس ماتحب لنفسك تكن مسلماً (۲۸)

تم لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تب مسلمان بنو گے۔

اور ظاہری بات ہے کہ کوئی بھی فرد خواہ مرد ہو یا عورت اپنے لئے کسی بھی صورت میں تہمت، الزام تراشی، جھوٹ پسند نہیں کرتا، اس لئے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنے فرامین مبارک کے ذریعے باعصمت خواتین کی عزت وناموس کو خوب خوب تحفظ عطا فرمایا اور کہا کہ پاک دامن مؤمن اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا ہلاک کردینے والی باتوں میں سے ہے۔

آپ ﷺ کی اگر ہم تعلیمات کا خلاصہ پیش کریں تو شورش کاشمیری کے لفاظ میں کہیں گے:

> عورت ماں ہے، بیٹی ہے، بہن ہے اور بیوی ہے اس کے سوا عورت کا کوئی دوسرا مقام نہیں۔ جو لوگ اپنی نفسی خواہشات کو پروان چڑھانے کے لئے

انگریزی الفاظ کے ثقافتی ہتھکنڈوں کو استعمال کرتے ہیں اور فرینڈز جمع کرنے کے شوق میں تہذیب وثقافت اور ترقی وتعلیم کی بیساکھیوں کو لے کر چلتے ہیں۔ وہ اسلام کے صرف اتنے ہی قائل ہیں کہ اسلام کے نام پر انہیں ایک مسلمان سوسائٹی یا اسلامی مملکت میں دولت، اقتدار اور اس کی جڑواں شاخوں کا سایہ ملتا ہے۔ باقی سب غلط ہے۔ اس قسم کے لوگوں کو افتاد پڑنے پر چیخنا نہیں چاہئے۔ ان کا علم، رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ نہیں۔ جنہوں نے فرمایا کہ بیٹی جوان ہو تو باپ کو اس کے کمرے میں تنہا نہیں ہونا چاہئے۔(۲۹)

عزت واحترام اور عصمت کا تحفظ:

معاشرے میں عورت کی عزت واحترام کو یقینی بنانے کے لئے اس کے حق عصمت کا تحفظ ضروری ہے۔ اسلام نے عورت کو حق عصمت عطا کیا اور مردوں کو بھی پابند کیا کہ وہ اس کے حق عصمت کی حفاظت کریں:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ (۳۰)

(اے رسول مکرم!) مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزگی کا موجب ہے۔ اللہ اس سے واقف ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

'فرج'' کے لغوی معنی میں تمام ایسے اعضاء شامل ہیں جو گناہ کی ترغیب میں معاون ہو سکتے ہیں، مثلاً آنکھ، کان، منہ، پاؤں اور اس لئے اس حکم کی روح یہ قرار پاتی ہے کہ نہ بری نظر سے کسی کو دیکھو، نہ فحش کلام سنو اور نہ خود کہو، اور نہ پاؤں سے چل کر کسی ایسے مقام پر جاؤ جہاں گناہ میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔(۳۱)

اس کے بعد عورتوں کو حکم ہوتا ہے:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (۳۲)

اور (اے رسول مکرم!) مومنہ عورتوں سے کہہ دو کہ (مردوں کے سامنے آنے پر) وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت و آرائش کی نمائش نہ کریں سوائے جسم کے اس حصہ کو جو اس میں کھلا ہی رہتا ہے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل ایسے اقدامات پر مشتمل تھا جن سے نہ صرف عورت کے حق عصمت کو مجروح کرنے والے عوامل کا تدارک ہوا بلکہ عورت کی عصمت و عفت کا تحفظ بھی یقینی ہوا۔

ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میرے ایک مہمان نے میری ہمشیرہ کی آبروریزی کی ہے اور اسے اس پر مجبور کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا اس نے جرم کا اعتراف کرلیا۔ اس پر آپ نے حد زنا جاری کر کے اسے ایک سال کے لئے فدک کی طرف جلاوطن کر دیا۔ لیکن اس عورت کو نہ تو کوڑے لگائے اور نہ ہی جلاوطن کیا کیونکہ اس فعل پر مجبور کیا گیا تھا۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کی شادی اسی مرد سے کردی۔ (۳۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کا واقعہ:

ایک شخص نے ہذیل کے کچھ لوگوں کی دعوت کی اور اپنی باندی کو لکڑیاں کاٹنے کے لئے بھیجا۔ مہمانوں میں سے ایک مہمان کو وہ پسند آئی اور وہ اس کے پیچھے چل پڑا اور اس کی عصمت لوٹنے کا طلب گار ہوا لیکن اس باندی نے انکار کر دیا۔ تھوڑی دیر ان دونوں میں کشمکش ہوتی رہی۔ پھر وہ اپنے آپ کو چھڑانے میں کامیاب ہوگئی اور ایک پتھر اٹھا کر اس شخص

کے پیٹ پر ماردیا جس سے اس کا جگر پھٹ گیا اور وہ مرگیا۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی اور انہیں واقعہ سنایا۔ اس کے گھر والے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملہ کی تحقیق کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا اور انہوں نے موقع پر ایسے آثار دیکھے، جس سے دونوں میں کشمکش کا ثبوت ملتا تھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ نے جسے مارا ہے اس کی دیت کبھی نہیں دی جاسکتی۔ (۳۴)

باعصمت خواتین کی عزت وناموس کے تحفظ سے متعلق قرآنی آیات بینات:

(i)وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ (۳۵)

اوران کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو۔

(ii)مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ (۳۶)

جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا ہم اس کو دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

(iii) اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ (۳۷)

جو لوگ پرہیزگار اور برے کاموں سے بےخبر اور ایمان دار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا وآخرت (دونوں) میں لعنت ہے۔ اوران کو سخت عذاب ہوگا۔

(iv) وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ (۳۸)

اور جو لوگ باعصمت عورتوں پر بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی ۸۰ دُرّے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی لوگ بدکردار ہیں۔

(V) وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا۠ (۳۹)

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت سے) جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

(Vi) وَ مَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓــٴَـةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓــٴًـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠ (۴۰)

اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے لیکن اس سے کسی بے گناہ کو مہتم کردے تو اس نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

(Vii) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ (۴۱)

تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے کی جنس ہو۔

(Viii) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۠ (۴۲)

خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا (وعدہ کیا ہے) اور خدا کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے۔

(ix) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ (۴۳)

جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

(x) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (۴۴)

اور (باعصمت، پاک دامن وہ ہیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

(xi) وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ (۴۵)

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹیوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی)

عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

(xii) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (۴۶)

اور ان کے لئے پسندیدہ طور پر (حقوق) ہیں، جیسے ان پر (حقوق) ہیں۔

(xiii) لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ (۴۷)

مردوں کا حصہ ہیں جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں۔

باعصمت خواتین کی عزت و ناموس سے متعلق نبوی ﷺ شہ پارے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، اس جان کو مارنا جس کو مار ڈالنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو، سوائے حق شرعی کے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے روز پشت دکھانا، پاک دامن مؤمن اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (۴۸)

۲۔ عورتوں کے سلسلے میں اللہ سے ڈرو۔ (۴۹)

۳ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مخلوق وہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ بھلائی کرے۔ (۵۰)

۔ تم زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (۵۱)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرو۔ (۵۲)

۶۔ عورتوں کے بارے میں خیر خواہی کی وصیت قبول کرو۔(۵۳)

۷۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔(۵۴)

۸۔ تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے سب سے اچھا ہے۔(۵۵)

۹۔ اِنَّ قذف المحصنۃِ لیھدم عمل مائۃ سنۃ (۵۶)

پاک دامن عورت کو الزام لگانا سو برس کی عبادت کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔

۱۰۔ اللہ اللہ فی النسآء، یَانھُنَّ عوان عند کُمْ (۵۷)

۱۱۔ الدنیا مَتاعٌ و خیر متاع الدنیا المرآۃُ الصالحۃ (۵۸)

دنیا سب سامان ہے اور دنیا کا سب سے اچھا سامان باعصمت عورت ہے۔

۱۲۔ لاَ تضربوا اِمآء اللہ (۵۹)

۱۳۔ باعصمت بیوہ عورت کا نام آسمانوں میں شہیدہ رکھا جاتا ہے۔(۶۰)

اگر ہم یہ کہیں اسلام نام ہی عزت و ناموس کے تحفظ کا ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا بلکہ عین حقیقت پر مبنی ہوگا۔ خصوصیت کے ساتھ اسلام نے خواتین کی عزت و ناموس پر بڑا زور دیا اور انہیں ہر حال میں باعصمت و پاکیزہ رکھا۔ یہاں تک کہ ازواج مطہرات ﷺ جو کہ اُمت کی مائیں ہیں، ان کے متعلق قرآن کریم نے حکم دیا:

وَ اِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـَٔلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمۡ اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ وَقُلُوۡبِهِنَّ ؕ (۶۱)

اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔

اسلام نے باعصمت خواتین کی عزت و ناموس کو عظیم تحفظ دیتے ہوئے ان کی عزت و احترام کا حکم دیا اور معاشرے کے تمام افراد کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اس احترام کو اپنے اوپر لازم کرلیں جیسا کہ سورۂ نور میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ بُيُوۡتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ‏ ﴿۲۷﴾ (۶۲)

مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں

سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (اور ہم) یہ نصیحت اس لئے کرتے ہیں کہ شاید تم یاد رکھو۔

ایک اور جگہ باعصمت خواتین کی عزت و ناموس کو تحفظ دیتے ہوئے قرآن کریم اہل ایمان کو حکم دیتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ (۶۳)

مومنو! تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچے تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے تین دفعہ یعنی (تین اوقات میں) تم سے اجازت لیا کریں۔ (ایک تو) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے گرمی کی دوپہر کو) جب تم کپڑے اتار دیتے ہو۔ اور تیسرے عشاء کی نماز کے بعد۔ (یہ) تین (وقت) تمہارے پردے (کے) ہیں ان کے (آگے) پیچھے (یعنی دوسرے وقتوں میں) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر۔ کہ کام کاج کے لئے ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے ہو۔ اس طرح خدا اپنی آیتیں تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور خدا بڑا علم والا اور بڑا حکمت والا ہے

عزت وناموس کا عظیم تحفظ نکاح کے ذریعے:

اللہ تعالیٰ نے مرد ہو یا عورت اس کے اندر جبلی وفطری تقاضے اور جنسی خواہشات بھی رکھی ہیں، لیکن اسلام یہ چاہتا ہے کہ خواتین کی عزت و ناموس ہر حال میں محفوظ رہے، وہ باعصمت رہے وہ اپنے فطری اور جنسی تقاضوں کو جائز اور حیادار طریقے سے پورا کرے کہ وہ باعصمت رہے، اس کے لئے اللہ پاک نے نکاح کا طریقہ رکھا کہ اس کے تقاضے جائز بنیادوں پر پورے ہوں اور حرام و

ناجائز کے بجائے پاکیزہ تعلقات وجود میں آئیں، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم رشتہ ازدواج کو احصان کا نام دیا ہے کہ نکاح کے ذریعے انسان محفوظ ہو جاتا ہے اور غیر اخلاقی حملوں سے بچ جاتا ہے اور اسکو یکسوئی نصیب ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا (۶۴)

وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے راحت حاصل کرے۔

اور پھر فرمایا:

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً (۶۵)

عصمت اور جبلّت کی تسکین:

اور اللہ کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ اُن کی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔

گویا ایک باعصمت عورت کا شوہر سے تعلق ایک طرف تو جبلّت کی تسکین کا باعث ہے اور دوسری طرف باہمی محبت، اعتماد اور رحمت کا رشتہ ان کے درمیان پیدا کرتا ہے اور ایک عزت مانوس نہ صرف محفوظ رہتی ہے بلکہ اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اسلام نے جب یہ پاکیزہ اور حلال طریقہ جنسی خواہشات کی تسکین اور فطری و جبلی تقاضوں کو پورا ہونے کے لئے رکھا تو اس کے نتیجے میں جو رشتے وجود میں آئے وہ بھی بڑے مقدس ٹھہرے، ماں، جس کے قدموں کے نیچے جنت ہے، بیٹی جس کی پرورش پر جنت واجب ہو جاتی ہے اور نبی پاک ﷺ کا قرب نصیب ہوتا ہے، بہن جس کی عصمت عزت و ناموس کی حفاظت بھائی پر فرض ہوتی ہے بیوی جو انسان کے لئے پاکیزہ تسکین، رحمت، مودّت کا ذریعہ ہے کہ ہر دو طرف سے محبت و احترام باہمی کا زمزم موجزن ہوتا ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں بدکاری اور زنا کے نتیجے میں جو رشتے وجود میں آتے ہیں وہ انسانیت کے

لئے عار ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یورپ وامریکہ اور مغرب آج اپنی تمام تر ترقی کے باوجود ذلت وبیماری اور خاندانوں کی تباہی کا سہرا اپنے سروں پر سجائے ہوئے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا خاندانی نظام بھی تباہ ہو اور ان کی آبادی کم ہو۔

شریعت مطہرہ نے خواتین کی عزت وناموس کو محفوظ رکھنے اور ان کو ہمیشہ باعصمت رہنے کے لئے نکاح کا پاکیزہ طریقہ انتہائی آسان رکھا، لیکن آج ہم نے اس کو رسم ورواج اور جہیز کی لعنت چڑھا کر مشکل تر بنا دیا، اس صورت حال کا نقشہ کھینچتے ہوئے آغا شورش کاشمیری رقمطراز ہیں۔

جب دختر رسول ﷺ فاطمۃ الزہرا ؓ کی شادی ہوئی تو حضور ﷺ نے جہیز میں کیا دیا:

''بان کی ایک چارپائی، ایک چھاگل، مٹی کے دو گھڑے، ایک مشکیزہ، دو چکیاں اور چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

اور تم، جہیز کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔ جس باپ کی بیٹی لیتے ہو اس سے سوال کرتے ہو کہ جہیز میں کیا دو گے؟ مال واسباب؟ جس رسولؐ ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہو اور جس کے خطبۂ نکاح کے بعد ایجاب وقبول کرتے ہو اس کی بیٹی کے جہیز سے بغاوت کرکے:

اپنی بیٹی کے لئے سونے اور چاندی کا جہیز مانگتے ہو۔ تمہاری بیٹی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کی باندی ہے اور باندی کے لئے یہ کروفر، یہ سج دھج، عقدِ مسنونہ کے چہرے پر سونے کا طمانچہ نکاح کے گلے میں چاندی کی رسی۔

سوچو اس سے بڑی بغاوت تمہارے اعمال وافعال سے اور کیا ہوسکتی ہے کہ جو چیز اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے حرام قرار دی ہے۔ تم نے اپنے نفس پر حلال کرلی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بیٹی کو دیا، وہ حضور ﷺ کی سنت نہیں؟ اور جو کچھ تم کر رہے ہو عین سنت ہے۔ **انا اللہ و انا الیہ راجعون** ایک لحظہ کے لئے سوچو۔ نکاح رسول اللہ ﷺ کی طرح کرتے ہو، اور جہیز کسریٰ کی طرح دیتے ہو۔(٦٦)

باعصمت عورت کی عزت وناموس مذاہب عالم کی نظر میں:

آج دنیا کا ہر مذہب خواتین کے حقوق کے حوالے سے رطب اللسان ہے تاہم اسلام کو سب سے پہلے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے خواتین کو قعر مذلت سے نکال کر اوج ثریا تک پہنچایا اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھتی۔

بدھ مت:

گھر وہ ہے جہاں باہمی مفاہمت اور پیار ہو اور فاداری ہو۔(٦٧)

کنفیوشس مت:

گھر میں محبت و احترام کی ایسی فضا ہونی چاہئے کہ وہ ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائے، گھر میں ہمہ وقت پیار، ہم آہنگی اور عزت واحترام کا دور دورہ ہونا چاہئے۔(٦٨)

ہندومت:

گھر والوں کے درمیان وفاداری گھر کا اعلیٰ ترین قانون ہے بیوی کو وفادار ہونا چاہئے۔(٦٩)

سکھ مت:

ہاں اس طرح کا گرہست گنگا جل کی طرح پوتر ہوتا ہے۔(٧٠)

زرتشت مذہب:

گھر وہ مقام ہے جہاں کی فضا فرماں برداری، امن وسکون، پیار ومحبت، کشادہ دلی، انکساری اور ایمانداری سے عبارت ہو۔(٧١)

جین مت:

ہر ذی حیات کے ساتھ وہی سلوک کرو جو اپنے ساتھ چاہتے ہو۔(٧٢)

یہودیت:

تمہیں جس کام سے نفرت ہے وہ دوسروں کے ساتھ بھی نہ کرو اپنے پڑوسی سے اسی محبت

کرو جیسی خود اپنے آپ سے کرتے ہو۔(۷۳)

عیسائیت:

اپنے بارے میں جس سلوک کی تم دوسروں سے توقع رکھتے ہو وہی ان کے ساتھ کرو۔(۷۴)

آج کا عہد:

اگر ہم یہ چاہیں کہ خواتین اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرلیں اور اسلام نے ان کو جو باعصمت بنا کر ان کی عزت و ناموس کا عظیم تحفظ کیا تو یہ چنداں مشکل نہیں صرف اور صرف اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہو کر حاصل کیا جا سکتا ہے، جس کا اعتراف غیر مسلم دانشوروں نے بھی کیا۔

ممتاز اسکالر مانسیور یفل کا بیان:

Statement of eminent schlor mansuriffle

اگر ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے کی طرف رجوع کریں تو معلوم ہوگا کہ عورتوں کے لئے جو مفید احکام پیغمبر اسلام ﷺ نے صادر کئے ہیں کسی نے نہیں کئے۔ عورتوں پر آپ ﷺ کے بہت احسانات ہیں۔ قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق کے متعلق بہت سی مہتمم بالشان آیات ہیں۔ بعض آیتوں یہ بیان ہے کہ عورتوں سے کسی قسم کے تمتعات ناجائز ہیں۔ بعض میں یہ تفصیل ہے کہ کس حشمت و وقار کے ساتھ ان سے معاملہ کرنا چاہئے۔(۷۵)

معروف فرانسیسی محقق ڈاکٹر گستاؤلی بان اسلام کا اثر عورتوں کی عصمت و پاکیزگی کے حوالے سے رقمطراز ہے:

> اسلام نے مسلمان عورتوں کی تمدنی حالت پر نہایت مفید اور گہرا ڈالا انہیں ذلت کی بجائے عزت و رفعت سے سرفراز کیا اور کم وبیش ہر میدان میں ترقی سے ہمکنار کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کا قانون وراثت و حقوق نسواں یورپ کے قانون وراثت و حقوق نسواں کے مقابلہ میں بہت زیادہ مفید اور زیادہ وسیع اور فطرت نسواں سے زیادہ قریب ہے۔
>
> عورتوں کی حالت پر اسلام کے اثر کو دریافت کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے

کہ ہم معلوم کریں کہ قبل از اسلام ان کی کیا حالت تھی؟ جو برتاؤ قبل از اسلام عورتوں کے ساتھ ہوتا تھا اس کا پتہ ہمیں قرآن کریم کی بعض احکام ونواہی سے ملتا ہے۔ مثلاً ارشاد ربانی ہے:

وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ۟ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَ رَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَ حَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ (٢٦)

اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان نکاح مت کرنا (مگر جاہلیت میں) جو ہو چکا (سو ہو چکا) یہ نہایت بے حیائی اور (خدا کی) ناخوشی کی بات تھی۔ اور بہت برا دستور تھا۔ تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے (ہو وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

خلاصہ بحث:

خلاصہ بحث یہ کہ عورت اکسیری حیثیت کی مالک ہوتی ہے اور کسی بھی معاشرہ کے عروج و

زوال میں کلیدی رول ادا کرتی ہے۔ اس لئے نہ اس کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کا غلط استعمال ہوسکتا ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک انتہائی کارآمد اور فعال ہستی کو اس کے حقیقی اور تعمیری حدود میں برسرکار اور مشغول رہنے دیا جائے۔ اسلام چونکہ ایک فطری اور خالص دین الٰہی ہونے کی وجہ سے عورت کو اس کا جائز حق ادا کرتا ہے اور اسے تعمیر انسانیت کے سلسلے کا ایک ضروری اور لازمی رکن قرار دیتا ہے۔ اس لئے اس کو اپنے فطری راستے پر گامزن ہونے کی دعوت بھی دیتا ہے۔(۷۷)

عورت کو باعصمت رکھے کہ ہمیشہ اس کی عزت و ناموس محفوظ رہے اسلام کا راستہ ہے، اسلام کے بتاتے ہوئے طریقے ہیں آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون ہی تھیں اور اسلام میں شہادت کا مرتبہ بھی سب سے پہلے ایک باعصمت خاتون نے پایا اس لئے ضروری ہے کہ ہم مغربی ترقی سے ہرگز مرعوب نہ ہوں، بلکہ خواتین اسلام، اسلام کے اصولِ عفت وحیا کو اپنائیں جس نے ان کی عزت و ناموس کو عظیم تحفظ فراہم کیا۔

نہیں ہے ناامید اقبالؔ اپنی کشتِ ویران سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی!
فقیرِ راہ کو بخشے گئے اسرارِ سلطانی
بہار میری نوا کی دولتِ پرویز ہے ساقی(۷۸)

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ
عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ (۷۹)

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ القرآن، سورہ نور، آیت ۲۳
۲۔ القرآن، سورہ الممتحنہ، آیت ۱۰
۳۔ القرآن، سورہ نور، آیت ۲۳
۴۔ القرآن، سورہ نور، آیت ۴
۵۔ النسائی، احمد بن شعیب، امام، حافظ، سنن نسائی، موسوعة

الحدیث الشریف الکتب السنه، ریاض، دارالسلام، ۲۰۰۰ء، کتاب عشرة النسآء، باب حب النسآء، رقم الحدیث ۳۳۹۱، ص۲۳۰۷

۶۔ القرآن، سورہ نور، آیت ۱۹

۷۔ الترمذی، ابوعسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، موسوعة الحدیث اشریف، محوله سابقه، ابواب النکاح، باب ماجاء فی حق المرآۃِ علیٰ زوجها، رقم الحدیث ۱۱۶۲، ص۱۷۶۵

۸۔ ابن ماجه، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجه، موسوعة الحدیث الشریف، محوله سابقه، ابواب النکاح، باب حسن معاشرة النسآء، رقم الحدیث ۱۹۷۸ء، ص۲۵۹۵

۹۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، موسوعة الحدیث الشریف، محوله سابقه، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم وذریته، رقم الحدیث ۳۳۳۱، ص۲۶۹

۱۰۔ آغا شورش کاشمیری، قلم کے چراغ، لاہور، دارالکتاب، ۲۰۰۹ء، ص۱۵۲

۱۱۔ آغا شورش کاشمیری، قلم کے چراغ، لاہور، دارالکتاب، ۲۰۰۹ء، ص۱۵۹

۱۲۔ تقی عثمانی، علامه، یورپ میں آزادی نسواں کے نقصانات، کراچی، نفیس اکیڈمی، ۲۰۰۳ء، ص۵۶۸

۱۳۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، البخاری الصحیح، محوله سابقه، کتاب اللباس، باب ماکان النبی یتحوّز، رقم الحدیث ۵۸۴۳، ص۴۹۸

۱۴۔ القرآن، سورہ بقرہ، آیت ۲۲۸

۱۵۔ تقی عثمانی، علامہ، یورپ میں آزادی نسواں کے نقصانات، کراچی، نفیس اکیڈمی، ۲۰۰۳ء، ص۴۴۶

۱۶۔ القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، موسوعة الحدیث الشریف، محولہ سابقہ، کتاب الرضاعۃ، باب خیر متاع الدنیا، رقم الحدیث ۳۶۴۹، ص۹۲۶

۱۷۔ القرآن، سورۃ آل عمران، آیت ۱۴

۱۸۔ نسائی، احمد بن شعیب، سنن محولہ سابقہ، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، رقم الحدیث ۳۳۹۱، ص۲۳۰۷

۱۹۔ البانی، محمد ناصرالدین، سلسلة الاحادیث الضیعفہ، الریاض، مکتبہ المعارف، للنشر والتوریع، رقم الحدیث ۸۴۵، جلد ثانی، ص۲۴۱

۲۰۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، موسوعة الحدیث الشریف، محولہ سابقہ، کتاب البر باب تحریم ظلم المسلم، رقم الحدیث ۶۵۴۱، ص۱۱۲۷

۲۱۔ خالد علوی، ڈاکٹر، انسانِ کامل، ۲۰۰۵ء، لاہور، الفیصل، ص۲۰۷

۲۲۔ مسلم، محولہ سابقہ، کتاب النکاح، باب فضل الاحسان، الی البنات، رقم الحدیث ۶۶۹۵، ص۱۱۳۶

۲۳۔ البخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، محولہ سابقہ، کتاب الادب، باب المعاریض مندوحہ، رقم الحدیث ۶۲۱۱، ص ۵۲۳

۲۴۔ آغا شورش کاشمیری، قلم کے چراغ، محولہ سابقہ، ص۴۱۷

۲۵۔ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، محولہ سابقہ، ابواب البروالصّلة، باب فی رحمة الناس، رقم

الحدیث ۱۹۲۴، ص۱۸۴۶

۲۶۔ ایضاً، رقم الحدیث ۱۹۲۲، ص۱۸۴۶

۲۷۔ احمد بن حنبل، امام، المسند، بیروت، دارالاحیاء والتراث العربی، ۱۹۹۳ء، رقم الحدیث ۱۳۴۶۳، جلد۴، ص۱۲۹،

۲۸۔ احمد بن حنبل، الامام، المسند، بیروت، مؤسة الرسالہ، ۱۹۹۸ء، رقم الحدیث ۱۳۸۷۵، جلد ۲۱، ص۳۵۳،

۲۹۔ آغاشورش کاشمیری، قلم کے چراغ، لاہور، دارالکتاب، ۲۰۰۹ء، ص۴۱۷

۳۰۔ القرآن، سورۃ النور، آیت ۳۰

۳۱۔ القادری، علامہ ڈاکٹر طاہر القادری، اسلام میں انسانی حقوق، لاہور، منہاج القرآن، پبلی کیشنز، ص۳۶۷

۳۲۔ القرآن، سورہ النور، آیت ۳۱

۳۳۔ ہندی، علی متقی الهندی، کنزالعمال، بیروت، مؤسة الرسالہ، ۱۹۷۹ء، جلد۵، ص۴۱۱

۳۴۔ عبدالرزاق، ابوبکر بن ہمام، المصنف، بیروت، المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ، جلد۹، ص۴۳۵

۳۵۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۱۹

۳۶۔ القرآن، سورۃ النحل، آیت ۹۷

۳۷۔ القرآن، سورۃ النور، آیت ۲۳

۳۸۔ القرآن، سورۃ النور، آیت ۴

۳۹۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۸

۴۰۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۱۱۲

۴۱۔ القرآن، سورۃ أل عمران، آیت ۱۹۵

۴۲۔ القرآن، سورۃ التوبۃ، آیت ۷۲

۴۳۔ القرآن، سورۃالنحل، آیت ۹۷

۴۴۔ القرآن، سورۃ، آیت ۵

۴۵۔ القرآن، سورۃالنور، آیت ۳۱

۴۶۔ القرآن، سورۃالبقرہ، آیت ۲۲۸

۴۷۔ القرآن، سورۃالنساء، آیت ۳۲

۴۸۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، موسوعۃ الحدیث اشریف، محولہ سابقہ، کتاب الوصایا، باب قولہ تعالٰی الذین یاکلون، رقم الحدیث ۲۷۶۶، ص ۲۲۳

۴۹۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید القرویني، سنن، موسوعۃ الحدیث اشریف، محولہ سابقہ، کتاب الوصایا، باب حجۃ رسول ﷺ، رقم الحدیث ۳۰۷۴، ص ۲۶۶۳

۵۰۔ خطیب تبریزی، محمد بن عبداللّٰہ، مشکوٰۃ المصابیح، دمشق، المکتب الاسلامی، ۱۹۶۱ء، الفصل الثالث، کتاب الآداب، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، ج ۲، ص ۶۱۳

۵۱۔ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عسیٰ، الجامع الترمذی، محولہ سابقہ، ابواب البروالصّلۃ، باب ماجآء فی رحمۃ النّاس، رقم الحدیث ۱۹۲۴، ص ۱۸۴۶

۵۲۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین، السنن، مکہ مکرمہ، دارالباز، کتاب الایمان،

۵۳۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، موسوعۃ الحدیث الشریف، محولہ سابقہ، کتاب احادیث الانبیآء، باب خلق آدم و ذریتہٖ، رقم الحدیث ۳۳۳۱، ص ۲۶۹، و مسلمٔ الحدیث ۳۶۴۴، ص ۹۲۶

۵۴۔ ابن ماجہ، محمد بن یرید القزوینی، سنن، موسوعۃ الحدیث

الشریف، محوله سابقه، ابواب النكاح، باب حسن معاشرة النسآء، رقم الحديث ۱۹۷۸، ص۲۵۹۵

۵۵۔ الترمذی، ابوعسی محمد بن عسی، جامع الترمذی، موسوعة الحديث الشريف، محوله سابقه، ابواب النكاح، باب ماجاء فی حق المرآةِ علٰی زوجها، رقم الحديث ۱۱۶۲، ص۱۷۶۵

۵۶۔ حلية الاولياء، ابونعيم الاصبهانی، باب عمرو بن عبدالله، السبيعی، بيروت، دارالكتاب العربی، ۱۴۰۵ھ، الجزء۴، ص۳۹۴

۵۷۔ السنن الكبری للنسائی، الجزء۵، ص ۳۷۲

۵۸۔ القشيری، مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، موسوعة الحديث الشريف، محوله سابقه، كتاب الرضاعة، باب خير متاع الدنيا، رقم الحديث ۳۶۴۹، ص۹۲۶

۵۹۔ ابوداؤد، سليمان بن اشعث، سنن، موسوعة الحديث الشريف، محوله سابقه، كتاب النكاح، باب فی ضرب النسآء، رقم الحديث ۲۱۴۲، ص۱۳۸۱

۶۰۔ مسند الفردوس

۶۱۔ القرآن، سورة الاحزاب، آيت ۵۳

۶۲۔ القرآن، سورة نور، آيت ۲۷

۶۳۔ القرآن، سورة نور، آيت ۵۸

۶۴۔ القرآن، سورة عراف، ۱۸۹

۶۵۔ القرآن، سورة روم، آيت ۲۱

۶۶۔ آغا شورس کاشمیری، قلم کے چراغ، محوله سابقه، ص ۱۵۳

۶۷۔ او۔پی۔گھنی، اخلاقیات مذاہب عالم کی نظر میں، لاہور، اپنا ادارہ، ۲۰۰۳ء، ص ۱۳۹

٦٨۔ ایضاً

٦٩۔ ایضاً، ص ١٦٠

٧٠۔ ایضاً

٧١۔ ایضاً، ١٤١

٧٢۔ ایضاً، ١٥١

٧٣۔ ایضاً

٧٤۔ ایضاً، ص ١٥٠

٧٥۔ بحواله مولانا تقی عثمانی، یورپ میں آزادی نسواں کے نقصانات، محوله سابقه، ص ١٥٦

٧٦۔ القرآن، سورة النساء، آیت ٢٢۔٢٣

٧٧۔ مولانا تقی عثمانی، یورپ میں اذادی نسواں کے نقصانات، محوله سابقه، ص ٤٤٨

٧٨۔ اقبال، کلیات اقبال، لاہور، خزینه علم وادب، ٢٠٠٦ء، ص ٣٦١

٧٩۔ القرآن، سوره هود، آیت ٨٨

خواتین اور پردہ

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی
اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز
گورنمنٹ کالج حیدرآباد (کالی موری)

Prof. Dr. Makhdoom Muhammad Roshan Siddique

God Almighty gave the title of the superior creature (Ashraf-ul-Mahluqat(to man only after bestowing upon him two qualities. A reasoning faculty and bashfulness, making him a pious faithful being of his kingdom.

The concept of wearing clothes is an old as man himself. It is proved from the Holy Quran that Adam& Eve used to wear robes in the paradise, which were snatched only when they ate the forbidden fruit. Moreover, the covering of the certain parts of the body (Sattar) is there since the stone age and later was further obligated by the religions the wearing of gowns by nuns Is a clear testimony of the same. Being a complete code of life, Islam too has given a lofty place to bashfunless(Haya),which is considered as an integral part of the belief (Iman) itself. Moreover the wearing of veil(Hijab) has been ordered in seven ayats of Quran-E-Hakeem & seventeen Hadiths became in order to wipe out vulgarity from the Society. Islam has not only prohibited rape(Zina) but also the things leading to it.

Beside the point, the hiding of certain parts of body (satar) and wearing of veil(Hijab) are two separate discussions, where the former is mandatory for males as well as females both in private and public, whereas latter is obligatory only for females when they go before any man other than their father and real brothers. Besides, it is also considered as the Zenith of bashfulness(Haya).

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر عقل کا نور عطا کیا ہے۔ اسی عقل کی وجہ سے انسان اور حیوان کی زندگی میں بنیادی فرق ہے۔ کھانا پینا اور بیوی بچے والے کام میں انسان اور حیوان سب برابر ہیں مکان بنا کر رہنے میں بھی کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ انسانی ضروریات زیادہ ہیں لہٰذا اسے پر تعیش فلک بوس عمارات کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ جانوروں کی زندگی سادہ ہے، ان کے رہنے کی جگہیں بھی معمولی ہوتی ہیں، چڑیا گھونسلہ بنا کر رہتی ہے، سانپ بل میں گھستا ہے تو شیر کچھار میں آرام کرتا ہے۔

رہ گئی بات آپس کے رہن سہن کی تو اس میں جانور انسان سے پیچھے نہیں ہیں۔ چیونٹی کی زندگی میں اتفاق و اتحاد کی اعلیٰ مثال ہے، شہد کی مکھیوں میں آداب سلطانیہ کی انتہا ہے، پرندوں کی زندگی میں ذکر و عبادت ہے، البتہ ایک بات ایسی ہے جس میں انسان کو حیوان پر فوقیت حاصل ہے، وہ شرم و حیا والی صفت ہے۔ اسی صفت کی وجہ سے انسان پاک دامنی کی زندگی گزارتا ہے اور اپنے مالک کی قدم قدم پر فرماں برداری کرتا ہے، اسی شرم و حیا والی صفت کا تقاضا ہے کہ انسان دوسروں کے سامنے آنے کے لئے اپنی شرمگاہ کو چھپائے۔ چنانچہ تاریخ انسانیت اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کو جنت میں لباس عطا کیا گیا تھا۔ جب شجر ممنوعہ کا پھل کھایا تو جنتی پوشاک اتار لی گئی۔ دونوں نے فوراً اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں کو درخت کے پتوں سے ڈھانپ لیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱)

اور وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے۔